B.A Part-III Urdu (Hons) Paper (V)
Dr. Shahnaz ...
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D. college

سوال: نیچرل شاعری کے بارے میں حالی کے خیالات کا جائزہ لیجئے

جواب۔ نیچرل شاعری کو اردو میں فطری شاعری بھی کہتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض حضرات نیچرل شاعری اس شاعری کو کہتے ہیں۔ جو نیچروں سے منسوب ہو یا جس میں نیچروں کے مذہبی خیالات کا بیان ہو۔ کچھ خیال یہ ہے کہ جس میں خاص مسلمانوں یا مطلقاً کسی قوم کی ترقی یا تنزلی کا ذکر کیا ~~گیا~~ جائے۔ مگر نیچرل شاعری سے دونوں کچھ علاقہ نہیں رکھتے۔ نیچرل شاعری سے وہ شاعری مراد ہے۔ جو لفظی اور معنوی دونوں حیثیتوں سے نیچر یعنی فطرت یا عادت کے موافق ہو۔ لفظی اعتبار سے نیچر کے موافق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شعر کے الفاظ اور ان کی ترکیب و بندش تا بمقدور اس زبان کی معمولی بول چال اور روز مرہ اس ملک والوں کے حق میں جہاں وہ زبان بولی جاتی ہے۔ سلیقہ نیچر کا حکم رکھتے ہیں۔ پس شعر کا بیان جس قدر بے ضرورت معمولی بول چال اور روز مرہ سے بعید ہوگا اسی قدر ان نیچرل (Unnatural) سمجھا جائیگا۔ نیچر کے موافق

Scanned with CamScanner

ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شعر میں ایسی باتیں بیان کی جائیں جیسی کہ عام
حالات میں اور ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے۔ جس شعر کا مضمون اس کے خلاف
ہوگا وہ نیچرل سمجھا جائے گا: جیسے ؎

کوئی دیکھ کے زیر زنخداں چھڑی
دی نرگس کو آسا کو کھائی گوری

اس شعر کو بھی نیچرل کہا جائے گا۔ مومن خان مومن کا یہ شعر ؎

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا ، جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ قطعی نہیں سمجھنا چاہیے کہ متاخرین کی شاعری ہمیشہ ان نیچرل ہوتی ہے۔ بلکہ ایسا بھی ممکن ہے کہ متاخرین میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں۔ جو قدما کی جولانگاہ کے علاوہ ایک دوسرے میدان میں طبع آزمائی کریں اور اسی جولانگاہ کو کسی قدر وسعت دیں یا بہ نسبت متقدمین کی زبان میں زیادہ لوچ، وسعت اور صفائی پیدا کر سکیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں میر انیس نے مرثیہ کو بے انتہا ترقی دی ہے تو دبیر مرزا شوق نے مثنوی کو زبان اور بیان کے لحاظ سے بہت صاف کیا ہے اسی طرح دلی میں ذوق و ظفر اور خاص طور سے داغ دہلوی نے غزل کی زبان میں نہایت وسعت، صفائی اور بانکپن پیدا کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس عہد کے شعراء کی یہ شاعری زبان کے لحاظ سے نیچرل شاعری کے زمرے میں آتی ہے

Shahnaj Ara